طالب محسن

حرمت جان کی شرط

(مسلم، حدیث ۲۳)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عن أبی مالك عن أبيه قال: سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول: من قال لا إلٰه إلا اللّٰه وكفر بما يعبد من دون اللّٰه حرم ماله ودمه وحسابه على اللّٰه.

''ابو مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اللہ کے علاوہ جنھیں پوجا جاتا ہے، ان کا انکار کر دیا تو اس کا مال اور اس کا خون حرام ہو گیا۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔''

اگلی روایت اسی روایت کا ایک دوسرا متن ہے جس کا آغاز 'من وحد اللّٰه' سے ہوا ہے اور اس کے بعد بعینہٖ یہی الفاظ ہیں۔

لغوی مباحث

من وحد اللّٰه: 'وحد' کا مطلب ہے ایک بنانا۔ لیکن اس جملے میں اس سے مراد ایک اللہ پر ایمان لانا اور باقی

معبودوں سے انکار کر دینا ہے۔

معنی

اس روایت کو دو پہلووں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک پہلو تو وہی ہے جس سے اسے امام مسلم نے دیکھا ہے۔ انھوں نے اسے جس روایت کے ساتھ اور جس باب میں درج کیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک یہ روایت اسی مضمون کی حامل ہے جو اس سے پچھلی روایت میں بیان ہوا ہے۔ پچھلی روایت جیسا کہ ہم اس کی شرح میں لکھ چکے ہیں سرتاسر مشرکین عرب کے ساتھ قتال سے متعلق ہے۔ اس روایت کے الفاظ میں اس بات کی گنجایش ہے کہ اسے بھی اسی معنی میں لیا جائے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اسے مسلمانوں کے باہمی تعلق کے حوالے سے دیکھا جائے۔ اس پہلو سے یہ بالکل وہی بات بن جاتی ہے جو 'المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ' میں بیان ہوئی ہے۔ یعنی اس روایت میں مسلمانوں سے یہ کہا گیا ہے کہ جب کوئی آدمی کلمۂ توحید کا اقرار کر لے اور باقی معبودوں کی پرستش چھوڑ دے تو اس کے مال اور جان کے خلاف تعدی جائز نہیں ہے۔ تمھارا یہ سوچنا ٹھیک نہیں ہے کہ یہ ایمان حقیقی نہیں ہے۔ ایمان کی حقیقت کا فیصلہ اللہ علیم بذات الصدور پر ہے۔ اس کا حساب وہی کرے گا۔ ہمارے خیال میں اس روایت کو سمجھنے میں یہ دوسرا پہلو ہی مرجح ہے۔ ہم نے ابوداؤد اور ترمذی سے جو متون اگلی فصل میں نقل کیے ہیں، وہ ہماری بات کو موکد کرتے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

متون

اس روایت کے متون دو ہی ہیں۔ یہ دونوں متن امام مسلم نے اپنی صحیح میں درج کر دیے ہیں۔ ایک متن میں 'لا الہ الا اللہ' کے الفاظ میں توحید کا بیان ہے اور دوسرے میں اسی کے لیے 'وحد اللہ' کی تعبیر اختیار کی گئی ہے۔ صرف ایک فرق ایسا ہے جو مسلم رحمہ اللہ نے نقل نہیں کیا اور وہ یہ کہ 'حرم مالہ ودمہ' کے بجائے ایک روایت میں 'حرم اللہ مالہ ودمہ' کے الفاظ ہیں۔ البتہ، اگر اس روایت کو، جیسا کہ ہم نے معنی کی بحث میں بیان کیا ہے، دوسرے معنی میں لیا جائے تو اس سے ملتی جلتی کچھ اور روایتیں بھی کتب حدیث میں ملتی ہیں:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال نظر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی الکعبۃ فقال : لا الہ الا اللّٰہ ما أطیبك	''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف دیکھا تو کہا: لا الٰہ الا اللہ، تو کتنا اچھا ہے۔ تیری خوش بو کتنی اچھی ہے۔ تیری

وأطيب ريحك وأعظم حرمتك والمؤمن أعظم حرمة منك إن الله عزوجل جعلك حرا ما وحرم من المؤمن ماله ودمه وعرضه وأن نظن به ظنا سيئا. (المعجم الکبیر، رقم ١٠٩٦٦)

حرمت کتنی بڑی ہے۔ لیکن حرمت میں تجھ سے بڑھ کر ہے۔ اللہ نے تجھے حرم قرار دیا۔ اور اس نے مومن کے مال اور اس کے خون اور اس کی عزت کو اور یہ کہ اس کے بارے میں سوے ظن کیا جائے حرام قرار دیا۔‘‘

اس سے ملتی جلتی ایک روایت ابوداؤد میں بھی ہے:

عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم : كل المسلم على المسلم حرام ماله وعرضه ودمه حسب امرئ من الشر أن يحقر أخاه المسلم. (ابوداؤد، رقم ۴۸۸۲)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہے، یعنی اس کا مال، اس کی عزت اور اس کا خون۔ ہر مسلمان کو اس شر سے بچنا چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔‘‘

ترمذی میں یہی روایت کچھ اور اجزا کے ساتھ ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

کتابیات

مسلم، رقم ٢٣۔ احمد، رقم ١۵٩١۵، ١۵٩١٩، ٢٧٢۵۵، ٢٧٢۵٦۔ السنن الکبریٰ، رقم ٩٩۴٩۔ المعجم الکبیر، رقم ٨١٩٠، ١٠٩٦٦۔ ابن ابی شیبہ، رقم ٢٨٩٣۵، ٣۴٠٩٨۔ ابن حبان، رقم ١٧١۔ ابوداؤد، رقم ۴٨٨٢۔ ترمذی، رقم ١٩٢٧۔